ارتھ شلوک ملک میں تو بھوجک وِشنو راجہ کی پوتی اور اگر سین راجہ کی بیٹی ہوں اور تو اندھک وشنو راجہ کا پوتا اور سمندر بجے راجہ کا بیٹا ہے۔ بس ایسے اوتم کُل میں جنم کر بجھ اور مجھ سریکھے پُرش و اِستریں دھرم سے بھشٹ ہو جائیں۔ (گر جائیں) تو بڑا پاپ اور نند یا (بدنامی) کا استھان (مکان) ہے۔ اسلئے مت ہو گندھن کُل کے سرپ کی طرح یعنی کھوٹی ذات کے سرپ کی طرح جو اپنے چھوڑے ہوئے زہر کو پھر پی لیتا ہے۔ اور جو اگندھن کُل کا سرپ ہوتا ہے۔ وہ اپنے چھوڑے ہوئے زہر کو نہیں پیتا بلکہ مرنا منظور کرتا ہے۔ اس لئے تم اپنے ذاتی کُل اور دیو گرو دھرم شاستر کی طرف نگاہ کر کے سنجم میں ویرڈھ (پختہ) ہو کر چر یعنی رچر۔ اسکا مطلب یہ ہے۔ کہ اوتم کُل یعنی سر بشٹ اچار والے کُل میں جنمے ہوئے پُرش و اِستریوں کو دھرم کرنا آسان ہوتا ہے۔ کیونکہ اوس گھر میں جنم سے ہی دھرم کے سب سامان موجود پاتی ہیں۔

देवजाप गुरूपास्ति।
स्वाध्यायः संयमस्तपः॥
दानं चेति गृहस्थानां
षट् कर्माणि दिने दिने।
॥ २ ॥

یعنی اول پرمیشور کا جاپ دوئم گرو کی سیوا
سوئم سادھیائے اور پاٹھ کا کرنا چہارم جیو
دیا کے لئے یہاں تک کہ بن چھانے پانی
بھی نہ پینا۔ یتھا شکتی اندریوں کی وشوں
سے اور آبھکشش (مانس) وغیرہ کا تیاگ رہنے
پرہیز سے رہنا۔ پنجم پر ناری سے پرہیز وغیرہ
برہم چرج آدی برت ابرا اس روپ تپ
کا کرنا ششم سپاتر وان آدک دان کا دینا یہ
چھ دہرم روپ کاریہ سرشٹ جین آریہ پرشوں
کو روز روز کرنے یوگ ہیں۔ اگر ایسے کل کے دہرم
نہ کریں یا دہرم کے عوض کسنگت کر کے ہنیا متھیا آدی پاپ کرنے
لگ جائیں یا مدیہ پان آدی بھکشن کرنے لگ جائیں تو
اوس کو سرودھکار یہی تھوری ہیں۔ اور
نیچ کل یعنی اناسج ملیچھ چنڈال چمار آدی
جنکے جنم سے پہلے ہی پاپ کرنے کے سامان
موجود ہوتے ہیں۔ یعنی مچھلیاں پکڑنے کا جال
بٹیرے پکڑنے کے پنجرے مرغی مارنے کے

چاقو انڈے مارنے کا سول شراب پینے کی
بوتلیں وغیرہ اور جھوٹھہ چوری چغلی مُخبری گالی
یہ اُنکا کرتب ہے۔ نردیتا ہے۔ تو اُسکی جنم گھونٹی
ہے۔ ایسے پُرشوں کو دیا۔ ستیہ۔ دان۔ سیل
آدی دہرم کہاں۔ یدی ایسے پُرش ستسنگ
کے پرتاپ سے پورُبگت (مذکورہ بالا) پاپوں
کو چھوڑ کر۔ دیا آدی دہرم کو گرہن کر لیں۔ تو وہ
کوڑ ہاردہن باد دینے کے یوگ ہیں۔ راجمتی جی
نے فرمایا کہ میں اپنے کُل دہرم۔ آتم دہرم اور
ستی تو دہرم کو کبھی نہیں چھوڑوں گی چاہے
پران جائیں تو جائیں۔ تو۔ تو کیا چیز ہے۔ یدی
اندر۔ نل کوتر۔ جیسے دُگاویں تو بھی نہ ڈگوں۔ بس
تم بھی ایسے نز لج اور آپاون (ناپاک) بھوگوں
لگے لئے اپنے من کو نہ ڈلاؤ۔ ایسا من تو مودھ
اگیانی دُشٹ جنون کا یا پشو سُور کتوں
وغیرہ کا ہوتا ہے۔ جنکو اپنے من روکنے کی سمجھ
نہیں ہوتی۔ جدھر دیکھا اُودھر ہی چون چون
کون کون کبر کے ہو لئے مگر جو ودوان دہرماتما
وچار۔ سیل۔ پُرش ہوتے ہیں۔ وہ اپنے من کو
قبضہ میں رکھتے ہیں۔ کیونکہ اون کو گیان کے
بل سے من کو سمجھانے کی تمیز ہوتی ہے۔ بس
رہ نیمی جی بھی تو ودوان اور دہرماتما پُرش تھے

اِس لیۓ راجمتی جی کے گہرے وچار بھرے بچنوں کو سُنکر من کو موڑا اور درِ ڈھ چت ہوکر بولے کہ اے سادھوی جی تم بڑی ودوان پنڈت بدھی اور بدھی متی ہو آپ کی سُشیلتا۔ سرلتا گمبھیرتا۔ اور نیاکو سیلتا آدی گنوں کا برنن کرنے کو سُر گورو بھی سامرتھ نہیں ہیں۔ آپ جیسی شاستر وِتا اِستری نہیں آپ تریں اور اوروں کو تارنے کے سامرتھ ہوتی ہیں۔ آپ کے بچن روپی انکس سے میرا من روپی ہاتھی جو سنجم روپی گہر سے باہر نکل گیا تھا۔ وہ پھر نج استہان آپ ستہتہ ہوا ہیں آپ کا اوپکار کبھی نہیں بھولوں گا۔ جو میں نے آپ کی آبنہ (گستاخی) کی ہے۔ وہ کہمان (معاف) فرماویں تب بارش کے بند ہونے پر سری مہاستی راجمتی جی مہاراج سادھویوں سے جا ملیں اور سری مد بھگوان نیم ناتھ جی مہاراج کے درشن کرکے اور بعد میں بہت کال تک سنجم تپ یعنی دس پرکار کا جتی دھرم (دش لکہشن دھرم)

۱ کہنتی ۲ مکتی۔ ۳ آجوے ۴ مدوے ۵ لاگ وے ۶ سچے ۷ سنجمے ۸ توسے ۹ چیاگے ۱۰ برہمچریہ باسو۔

۱ کہنتی (کھمان) ۲ مکتی (نربوبیا یعنی لالچ کا نہ کرنا) ۳ (آرجو)

اجوے (صاف دل) مدوے (نرم دل) لاگوے (اپنے آپ کو ہلکا رکھنا اور اہنکار کا نہ کرنا) یعنی اپنے آپ کو بڑا نہ سمجھنا۔ سچے (من کے سچے۔ بچن کے سچے۔ اور کایہ یعنی کرم کے سچے) یعنی قطعی جھوٹ نہ بولنا۔ سنجے (اندریوں کو قابو میں رکھنا) توے (تپسیہ کا کرنا یعنی سنتوش کا کرنا) چیائے (دھن اور کامنی کا تیاگ اور گیان کا ابھیاس) بمبھ چیر باسے (برہم چریہ میں یعنی جتی دھرم میں ہمیشہ باس کرنا یعنی رہنا) ان دھرموں کو پال کر کرم رہت ہو کر سروگ پد حاصل کر موکش ہو گئیں

پس جو لوگ ایسا کہتے ہیں کہ استری کو دکشیا یا شاستر پڑھنے کا ادکار نہیں ہے۔ وہ لوگ سورج کے ہوتے ہوئے رات کہنے والے کے سمان ہیں دیکھو اگت لیکھ سے راجمتی جی سادھوی پنڈتا استری نے کس طرح سے اپنا اور دوسرے کا ادھار کیا۔ . . . .

(استری بال برہمچارنی سادھوی)

انگ دیش چمپا نگری دودھی واہن راجہ دھارنی رانی کی پتری شریمتی چندن بالا چندر سکھی کے گمنی ماتا پتا کی آگیا کے مطابق کام کرنیوالی جب تقریباً آٹھ سال کی ہوئی ماتا پتا نے وچار کیا کہ یہ لڑکی پچھلے نیک کرموں کی وجہ سے اس خاندان میں پیدا ہوئی ہے۔ اگر اس کو شاستر ودیا پڑھا کر سرشٹ اچار والی دھرم کے لائق جس سے جنم سپھل ہو نہ کیا جاوے تو ہمارے دھرم دوش ہوگا یہتھا شوک

माता शत्रु: पिता वैरी। येन बालो न पाठित:।।
न शोभते सभामध्ये। हंसमध्ये बको यथा।

تب راجہ نے سرِشٹ اچاری پنڈت اودھیاپک کے پاس پڑھائی شروع کردی۔ وُہ بالکہ چند ہی سال میں سنسکرت و پراکرت۔ ویاکرن۔ چھند۔ نروکت۔ جوتش۔ نیائے وغیرہ وغیرہ پڑھکر لائق پنڈتہ ہوئیں۔ وُہ سو لکشمی راج درکنیا جب بارہ سال کی ہوئی۔ تب کشمبی نگری کا راجہ سنتانیک جو راجہ ددھی باہن کا (ساڈہو) تہا۔ اور آپس میں کبھی تنازعہ ہو جانے کے سبب سے فوج لیکر ددھی باہن سے لڑائی کیلئے امادہ ہُوا۔ اوس لڑائی میں ددھی باہن ہار کے بھاگ گیا۔ اور راجہ سنتانیک کے حکم سے فوج نے چمپا پوری کو لوٹنا شروع کردیا۔ تب ددھی باہن کی دہرم پتنی رانی دہارنی دیوی راج درکنیا چندن بالا بالکہ کو ساتھ لیکر ایک بھومی گھر یعنی بھورہ میں اپنا دہرم اور پرانوں کی رکھشیا کے لئے چھپ کر بیٹھ گئیں۔ تب محلوں کے لوٹ جانے کے بعد ایک رتھوان اُس بھورہ تک آپہونچا اُوسکو دیکھکر دہارنی رانی ایکدم کانپ اُٹھی اور وچار کرنے لگی۔ اگر دھن چلا گیا۔ تو شاید پھر مل جاویگا لیکن اگر میرے ستی دہرم میں فرق آگیا۔ تو وُہ پھر کبھی حاصل نہیں ہوسکتا۔ اِسلئے رانی نے اپنا کل زیور اُوس شخص کو دینے کے واسطے اوتارنا شروع کیا تب اُوس شخص نے دیکھا۔ کہ جب تک یہ زیور اوتاریگی۔ تب تک ممکن ہے کہ کوئی اور میرا ساتھی آجاوے۔ اور وُہ آدھا بانٹ لے یا سارا ہی لے جاوے۔ اسلئے وہ رتھوان رانی اور راج درکنیا کی بازو پکڑ کھینچ کے رتھ میں سوار کرکے بھاگ نکلا جب بستی سے باہر بہت دُور نکل گیا۔ تو ایک طرف کا پردہ اوٹھاکر

یوں بولا کہ مَیں کیسا ہی خوش نصیب ہوں۔ جو مجھکو دولت اور
حسین عورت ہاتھ لگ گئی ہے۔ بس اِس لفظ کے بجز سماں پر ملاد چوٹنا
کورانی دہارتی نہ برداشت کر سکی۔ اور ایکدم گہری سوچ میں پڑ گئی۔
کہ مَیں کِس خاندان کی پُتری اور کس خاندان کی کُل بدھو رانی ہوں
ہائے نصیب اج دِن یہ لفظ سُننا پڑا۔ بس اوس نے اپنے دہرم کی رکھیا
کیلئے پرم پیارے پرانوں کی کچھ پرواہ نہ کی اپنے آتم گھات کرنا من
خیال کیا۔ تب اپنے اِشٹ دیو کو یاد کر کے اپنے پران پیارے پتی اور
راج باٹھ اور لخت جگر کنیا کی محبت چھوڑ کر اُس دُنیا سے ہمیشہ کیلئے
جُدا ہونا منظور کر کے اپنے نِرم دہرم میں جو کوئی انجان پنے دوش لگا
ہو تو اوسکی چھما می دو کر نگ (یعنی بھول منظور کرتی ہوئی) اور سب
پرانی ماتر سے کیشما مانگتی ہوتی اپنے مرنے کا اوپاؤ تجویز کرنے لگی۔ مگر وہاں
کچھ مرنے کا ذریعہ نہ پاکر اپنے پتلے دانتوں سے ہی اپنی دبیہ زبان کو
کاٹ ڈالا۔ تب خون کی دہارا بہنے لگی۔ اور گردن گرا کر تکیہ کے
سہارے جا لگی۔ تب وہ چندن بالا بالکہ جو سہمی ہوئی بیٹھی تھی۔ وہ
اپنی ماتا کے مُنہ سے خون جاری دیکھکر ایکدم کانپ اُٹھی۔ اور اپنی ماتا
کے گلے سے لگ کر اوسکے مُنہ پر ہاتھ رکھکر کہنے لگی۔ اے ماتا میری یہ کیا
حالت ہے۔ مُنہ سے خون کیوں جاری ہے۔ ماتا کے کچھ جواب نہ ملنے پر دیکھا
تو آنکھوں کی پُتلی پھر گئی ہیں۔ اور نبض بھی بند ہے۔ تب وہ بڑے زور
سے رو کر کہنے لگی۔ کہ اے ماتا آپ نے سورگ کی جاترا منظور کی لیکن
مجھکو کس کے بھروسہ پر چھوڑا۔ اے ماتا اِس سنسار میں تیرے سوائے
میرا کون ہے۔ تیرے بغیر مجھکو یہ سنسار سُونا نظر آتا ہے۔ ہائے ماتا تُوں
نے مجھکو بُرے وقت میں دہوکہ دیا۔ کیونکہ پتا میرا لڑائی میں بھاگ گیا

نگری لُٹ گئی۔ اب کہو تو مجھکو کس کے سپرد کر کے اس دُنیا فانی سے ودیا
ہوگئی۔ ہائے مات میں اب کیا کرونگی۔ کس کے بھروسہ جیونگی۔ وغیرہ وغیرہ
اِس درلاپ کی آواز کو سُنکر وہ رتھوان پردہ کے اندر مُنہ ڈالکر دیکھتا
ہے کہ وہ مہارانی تکیہ کے ساتھہ سر لگائے پڑی ہوئی ہے۔ اور مُنہ سے خون
جاری ہے۔ اور کوئی کوئی سانس باقی ہے۔ اور لڑکی پاس بیٹھی رو رہی
ہے۔ تب اوس نے وچارا۔ کہ ہائے ہائے یہ پتی برتا استری میرے لفظ
کو نہ سہہ سکی اسلئے اوسنے اپنے پران دیدیئے کیوں نہ دے۔ بھلا استری
نکھیار (اصلی گھوڑا) چابک کیون سہتا ہے۔ پس اوسنے جلد اوٹھکر
اوس رانی کے زیورات کو اوتار کر اوسکی ٹانگ پکڑ کر رتھ سے اوسکو باہر
پھینکدیا۔ اس خیال سے کوئی سرکاری آدمی دیکھ لے تو چوری کے بجائے
خون کا مقدمہ ہی کردے۔ اور اوس کنیا کو دلاسہ دیا کہ اے بالکہ تو مت
رو۔ تو مجھکو پتا سمجھ۔ میں تیرا نرباہ کرونگا۔ تب وہ چندن بالا آخر صبر کا
پیالہ پی کر خاموش ہورہی۔ رتھوان جلدی سے رتھ کو ہانک کر کشمبی نگری
اپنے گھر کے دروازہ پر آپہونچا۔ اوسکی گھر والی پہلے سے ہی انتظار میں تھی
کہ اور لوگ جو لڑائی میں گئے تھے وہ دھن لے کر اپنے گھر آرہے ہیں
میرا پتی بھی دھن لیکر گھر آویگا۔ مگر جب رتھ میں بیٹھی ہوئی وہ راج
ور کنیا دیکھی۔ تو ایک دم آگ بگولا ہو کر بولی کیا میرے لئے سوکن لایا ہے
بس جا اسکو میرے گھر میں مت لا۔ اسکو چوراہے کی منڈی میں بیچ کر دام
اوٹھالا۔ ورنہ سرکار میں رپورٹ کرونگی۔ کہ یہ کسی کی کنیا کو چُرا کر لے آیا
ہے۔ تب لاچار اوس رتھوان نے اوس اَدھ کھولی بال کنیا کو رتھ سے اوتار
کر دروازہ پر کھڑی کردی اور رتھ کو ٹھکانے لگا کر اوسکی بانہہ پکڑ منڈی
میں لیگیا۔ اور چوراہے میں کھڑی کر آواز دی کہ یہ کنیا بکاؤ ہے۔ جس نے

لینی ہولے ہولے۔ تب سینکڑوں لوگ اس کے دیکھنے کو وہاں جمع ہو گئے اُسکا
کنچن درن شریر تھا۔ وہ فکر اور رنج سے پیتل کے مانند ہو گیا تھا تاہم
بھی خوبصورتی تو کہیں نہیں گئی تھی۔ پس سب لوگ للچاتے ہوئے اُسکا
مول دریافت کرنے لگے۔ مگر بیس لاکھ ستیا مول کا سنکر خموش
بیٹھے اس وقت نگر نائیکہ بیسوا کو خبر لگی کہ ایک حسین اور کم سن
یعنی خوبصورت اور چھوٹی عمر کی لڑکی بکنے آئی ہے۔ تب وہ نگر نائیکہ
کئی بیسواؤں کو ساتھ لیکر وہاں پہونچی۔ اور اس کا روپ دیکھکر باغ باغ
ہو گئی۔ اور سوچا کہ کوئی راجکمار یا سیٹھ وغیرہ نہ خریدلے اس لئے جھٹ
پٹ اپنے منیب کو حکم دیا۔ کہ فوراً بیس لاکھ سُنہرے کے توڑے لے آؤ
اس ماجرا کو دیکھ کر چندن بالا پوچھنے لگی۔ کہ اے ماتا تمہارے خاندان
کی کیا رسم ہے۔ اور مجھے کس لئے مول لیتی ہو۔ تب نگر نائیکہ بولی کہ تو کچھ
فکر نہ کر ہمارے نت نئے شنگار۔ نت نئے بھوگ۔ اچھا کھان پان عیش و
عشرت کے سامان نئے نئے سب طرح ہمیشہ موجود رہتے ہیں۔ اس بچن کے
سنتے ہی وہ کل وتی چندن بالا فوراً غش کھا کر گر گئی۔ تب دھنوان ستے دیکھا
کہ میری تو روزی ہی گئی۔ تب اس نے اُس کی گردن کے نیچے اپنا بازو
دیکر اُٹھا دی۔ اور اپنے بستر سے اس کے بدن سے گرد کو جھاڑا۔ جب مجھکو
ہوش آئی تو کہنے لگی۔ ہائے پتا تم نے مجھکو اس مورچھا میں مرنے کیوں دیا کیوں
زندہ کیا۔ ہائے افسوس میرا پتا تو لڑائی میں بھاگ گیا اور ماتا میری زبان
کھنڈن کر کے مر گئی۔ جسکو پشو یعنی مویشی کی طرح جنگل میں پھینک دیا جس کے
جلانے کو لکڑی بھی میسّر نہ ہوئی۔ اور مجھ کو اس منڈی میں مویشیوں کی
طرح بیچا جاتا ہے۔ اور خریدتی کون ہے بیسوا۔ ایسے دکھ میں ہو کر اونچی
گردن کر کے دیکھنے لگی۔ کہ یہاں میرا رکھشک کوئی سجن بھی ہے مگر کہاں
تھا۔ نہ دیس نہ دیس کا جایا۔ سب لوگ پرایا تھا۔ تب اس نے دونوں ہاتھ
ٹیک دیئے اور غش پہ غش آنے لگی اس کے اس دکھ کی حالت کو دیوِ دھرم
رکھشک دیو بھی نہ سہہ سکے پس ایسا دیو یوگ ہوا کہ اچانک

ایک طرف سے بندروں کی سنیا آگئی۔ اور وہ اُن بیسواؤں اور دیگر لوگوں
کی طرف گھُر گھُر کر پڑے۔ کسی کا زیور توڑ ڈالا۔ کسی کے کپڑے پھاڑ
ڈالے۔ کسی کے ناک کان کاٹ ڈالے۔ تب وہ سب لوگ بھاگ گئے
اور شہر میں غل مچگیا۔ کہ نہ جانے اس لڑکی میں کیا جادو ہے۔ پس
پھر کوئی شخص ڈر کی وجہ سے پاس نہ آیا۔ اُسی کشمبی نگری میں ایک
دھن دت نام سیٹھ اچاری شاہوکار رہتا تھا۔ اُس نے بھی یہ ذکر
سنا۔ تو اس نے سمجھا کہ وہ کوئی ستیہ وتی ہے۔ چلو اس کے درشن
تو کریں۔ اس سیٹھ نے اُس کو دیکھ کر سمجھا۔ کہ یہ کوئی راج ورکنیا ہے
نہ جانے اس پر یہ مصیبت کیوں نازل ہوئی ہے۔ تب شاہوکار نے کہا۔
اے رتھوان اس کا مول کیا ہے اس نے بیس لاکھ سنیا کہا
سیٹھ نے کہا کہ ایک لاکھ سُنیا دے سکتا ہوں اُس رتھوان
نے سوچا کہ جاتے چور کی لنگوٹی ہی سہی۔ اس رقم کو لینا
منظور کر لیا۔ تب چندن بالا اُس سیٹھ سے دریافت کرنے
لگی۔ کہ آپ کا کیا بیوپار ہے۔ اور مجھکو کس لئے خریدتے ہو تب
اس سیٹھ نے کہا اے پُتری۔ میں جین مت کا سراوک ہوں میرے
گھر کا بیوہار ایسا ہے کہ مانس نہ کھانا۔ شراب نہ پینا۔ چوری نہ کرنا
جھوٹی گواہی نہ دینا۔ کم نہ تولنا۔ کم نہ ماپنا۔ سرکاری محصول نہ چرانا
کسی جاندار کو دیدہ و دانستہ ایذا نہ دینا۔ پردھن دھول (مٹی کی)
مانند سمجھنا۔ اور پرائی استری ہمشیرہ کی طرح سمجھنا۔ اور پراتہ کال میں
پرماتما کا جاپ کرنا۔ اور گورو کے درشن کرنے سوپاتر دان کرنا۔
وغیرہ وغیرہ۔ اور میرے اولاد نہیں ہے۔ اس لئے تجھ کو
پُتری بنانے کے لئے خریدتا ہوں۔ پس پھر کیا تھا۔ وہ چندن بالا پھولے
خوشی کے جامہ میں نہ سمائی۔ جھٹ اُٹھ کر اس کے ہاتھ کی اُنگلی
پکڑ کر کہنے لگی۔ کہ چلو جلدی اپنے گھر کو چلیں۔ پس اُس ساہوکار
نے ایک لاکھ سنیا دیکر اُس کو اپنے گھر لے آیا۔ اور اپنی

برادری کے درمیان جنم مہوتسب کی طرح شیرینی تقسیم کی اور۔
اسکو وِدیا دہین کراتا اور دو وقت سندھیا سامایک کا کرنا اور دان
مان وغیرہ اچار میں چلانا شروع کر دیا۔ ایسے ہی چھ سال گذر گئے۔ وہ
کنیا تقریباً ۱۸ سال کی ہو گئی۔ جس کا روپ اور جوبن کی چمک آنکھیں
برداشت نہ کر سکتی تھیں۔ اُس کو اُس کی متی (ماوسی) ماتا نے کئی قسم کے
کشٹ بھی دیئے۔ تاہم بھی اس کی کچھ پرواہ نہ کرتی ہوئی اپنے کھشما دہرم
میں ہر طرح سے قایم رہی۔ تب راجہ شتانیک کو خبر لگی۔ کہ میری سالی
کی کنیا ودہی باہن راجہ کی راجکماری یہاں سیٹھ کے گھر بکتی ہوئی آئی
ہے۔ تب راجہ نے سیٹھ کو بلاکر کہا۔ کہ یہ لڑکی میری ہے۔ اس کی میں کسی
اچھے خاندان کے راجکمار سے شادی کرونگا۔ سیٹھ نے کہا کہ میری دہرم
پتری ہے اس کو کسی نیک شاہوکار کے کمار سے بیاہونگا۔ ایسے ہی کتنی
دیر تک بحث ہوتی رہی۔ پھر چندن بالا سے دریافت کیا گیا۔ کہ تجھکو کیا منظور ہے
اُس نے جواب دیا۔ کہ سیٹھ جی میرا پتا ہے۔ جس نے مجھکو سخت مصیبت کے
وقت سہارا دیا۔ اور شادی کے بارہ میں یہ ہے۔ کہ نہ میں راجکمار سے شادی
کراؤں گی۔ اور نہ نیک پتر سے۔ جس وقت سری بھگوان چوبیسویں جو ہونگے
مہاویر سوامی کو سروگیہ گیان ہوگا۔ تب جین یوگ دہارن کروں گی
یعنی سادہوی بنوں گی۔ تب راجہ اور سیٹھ دونوں نے خوش ہوکر
اس بات کو منظور کیا۔ اور اُس نے ایسا ہی کیا۔ وہ کماری چندن بالا بال
برہمچارنی پرم سوشیلا پرم پنڈتہ کئی سادہوؤں کے پرہار سے دیش بدیش
دہرم اُپدیش کرتی ہوئیں وچرنے لگی۔ اور بہت پرش واستریوں کو
دہرم کے جہاز میں سوار کرا کر سنسار ساگر سے پار کیا۔ جن کی ۳۶۰۰۰
بڑے خاندان کی اور راجکمارئیں چیلی ہوئیں۔ اُس چندن بالا سادہوی
کو ۳۶۰۰۰ آریاؤں کی پرورتنی یعنی آچاریہ پد حاصل ہوا۔ اور
پھر وہ آپ سروگیہ پد حاصل کر کے موکش ہوئیں۔ اور چیلیوں
میں سے کئی سورگ اور کئی موکش ہوئیں ہیں جن کو قریباً

۵۰۰ ۲ برس ہوئے ہیں۔ اس کا ذکر سوتر سمولئے انگ میں اور سوتر کلپ میں ہے۔

استری کی سبھا میں بحث

(۴) کوشنبتی نگری کے راجا سہسرانیک کی پتری اور راجہ ستانک کی بہن شری جینتی جی جس نے دیووں اور منشیوں اور منشوں کی سبھا میں شری بھگوان مہابیر سوامی جی مہاراج سے پرشن اتر کئے ہیں۔ اور پھر جین سادھوی ہو کر دھرم کا پرچار کر کے موکش ہوئی ہیں۔ جس کو قریباً ۲۵۰۰ برس ہو چکے ہیں۔ اس کا ذکر بھگوتی سوتر ستک بار ہیں ادھیہ دوسرے میں آتا ہے۔

ناظرین

دیکھئے شری مہاستی پاربتی جی مہاراج نے جین سوترانوسار بھی ثابت کر دیا۔ کہ جیسا حق گیان حاصل کرنے کا پرش کو ہے ویسا ہی اودیا کے دور کرنے کا حق عورت کو بھی حاصل ہے جب استریاں ادہی ہنت (تیرتھنکر) سرد گیہ تک کے درجے

حاصل کرچکی ہیں - تو پھر یہ ماننا - کہ عورت کو وید وویا کے پٹھن پاٹھن کا ادہیکار نہیں ہے - کیسی بھول کی بات ہے بس اُمید ہے - کہ نیک اصحاب استریوں کو وِدیا کا دان دینا ہرگز ہرگز ادہرم نہ سمجھیں گے -

پوہ بدی ۵

دُوسرے سوال کا جواب

بُدھ مت کی استریاں وِدیا میں سرودگہ

پھر شری مہاستی پاربتی جی مہاراج نے دُوسرے سوال کے جواب میں فرمایا - کہ راجا شوپرشاد ستارہ ہند نے اپنی بنائی ہوئی منتخبات تمرنا شک پُستک کے پرشِشٹ (صفحہ) ۷۵ پر لکھا ہے - کہ بُدھ کا چیلہ شاری پُتر جس کا پِتا تمتہ پنڈت تھا ماتا شاری کا ایسی پنڈتہ تھی - کہ اُس نے اپنے بھائی کو چاروں ویدوں میں ہرا دیا -

ناظرین :- شری مہاستی پاربتی جی مہاراج نے سنہ ۱۹۳۳ء میں مجھے بُدھ دیوجی کی سوانح عمری کے چوتھے حصہ بحروف اردو میں بُدھ پتنیوں کا بیان لکھا ہوا دِکھلایا - جو آپ کے مطالعہ کے لیے ذیل میں درج ہے -

بدھ دیوجی کی سوانح عمری چوتھا حصہ بحروف اردو مطبوعہ نولکشور

کیس پرنٹنگ ورکس لاہور اکتوبر ۱۹۱۱ء کے صفحہ ۵۹ و ۶۰ پر لکھا ہے - کہ بودھ لوگوں میں بدھ بھکشنیوں کی بہت عزّت اور تعظیم کی جاتی ہے - اُن کی ذہانت - علم - معزز خاندانوں میں آمد و رفت اور سوسائیٹی میں اُن کی عزت اور تعظیم کا ذکر مالتی مادھو وغیرہ سنسکرت ناٹکوں میں جگہ بجگہ پایا جاتا ہے - بودھ سنیاسن اپنی ذہانت - علم اور پاکیزگی کے ذریعہ شرمن کے منصب کو حاصل کر سکتی ہیں - یہاں تک کہ وہ ارہت ہونیکے بھی مستحق سمجھی جاتی تھیں - کشیا وغیرہ بہت سی بودھ سنیاسنیوں نے اپنی غیر معمولی ذہانت - عقل اور فضیلت کی وجہ سے بودھ لوگوں کی جماعت میں بہت شہرت حاصل کی تھی - سوتر پٹک تھیرا گاتھا اور تھری گاتھا نامی دو کتابوں کے پالی بھاشہ میں آنکے مصنفوں کے نام اور اُن کی زندگی کے حالات کا ذکر ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے - کہ بہت سی تھیریوں نے بدھ دیو جی کی زندگی میں ہی تھیری گاتھا تصنیف کی تھیں - اِن میں بہت سی گاتھائیں نہایت اچھی ہیں - اور اُن کے مصنفوں کی ذہانت اور دھرم بھاؤ کا ثبوت دیتی ہیں - کہ یہ سب تھیریں بودھ دھرم کے متعلق اعلیٰ درجہ کی شکھشا (تعلیم) اور اُپدیش دیتی تھیں - کثرت سے بھکشو (سادھو) بھکشونیں (سادھونیں) اُن کا اُپدیش سننے کے لئے جمع ہوتے اور اُن کو سنکر متاثر ہوتے تھے - تھری بھاشہ میں سوما نامی ایک تھیری

(دھایدہ) کا ذکر ہے وہ راجہ بمبئی سار کے سبھا پنڈت کی لڑکی تھی بودھ دھرم میں دکھشا حاصل کرنے کے بعد بہت دھیان دھارنا اور ساودھنا کے ذریعہ اُس نے ارہنت کا منصب حاصل کیا۔

ناظرین:- دیکھیئے بودھ مت کے گرنتھ اُن سے بھی یہی ثابت ہوا۔ کہ استریوں نے ارہنت کے منصب تک کو بھی حاصل کیا ہے پس جو شری تی پنڈت جی نے دوسرے پرشن میں لکھی تھی۔ کہ شری شودروں تا وہتک سو استریوں کو دکشا کا لینا اور ویدوں کا پڑھنا سدھ کر دیا گیا ہے۔ اب رہا شودروں کا وہ بھی نہیں۔

بودھ بدی ۶

شودروں کو وید کا ادھکار

(۱) شری مہاستی پاربتی جی مہاراج نے دوسرے سوال کے جواب میں جو شودروں کے بارے میں فرمایا۔ وہ ذیل میں درج ہے

پہلے تو بھاگوت کے بنانے والے سوت جی ہی شودر ہوئے ہیں۔ سُنا ہے کہ سوت جی کو سونک آدی رشیوں نے کہا ہے کہ اے سوت جی کوئی ایسا سوتر سناؤ جس سے شری ایشور کی بھگتی میں لین ہو جاوے۔ تب سوت جی نے جواب دیا۔ اے سونک جی میں تو شودر ہوں مجھ سے کیا سوتر سنو گے۔ تب رشیوں نے کہا۔ کہ ہے مہاتما دہرم نیتی میں تو ذات کی کوئی پروا نہیں ہے۔ گیان کی پروا ہوتا ہے۔ تب سوت جی نے بھاگوت کا اپدیش

کیا۔

والمیک منی

(۲) پھر شری مہاستی جی مہاراج نے فرمایا کو والمیک منی ات یعنی نیچ ذاتی کے ہوئے ہیں۔ سنا ہے کہ مہابھارت اتہاس کے شانتی پربہ میں جہاں رشیوں کا ادھکار ہے۔ وہاں یہ شلوک لکھے ہیں

चण्डाली गर्भसम्भूतो वाल्मीकी महामुनिः
क्रियया ब्राह्मणो जातः न तस्मात् जाति कारणम्॥

یعنی والمیک مہامنی چنڈالی کے گربھ سے پیدا ہوئے۔ مگر کریا (اعمال) ان کے برہمن برتی کو پہونچتی تھیں۔ اس سبب ذاتی دہرم کا کارن نہیں ہے۔ یعنے دہرم میں ذاتی کا کام نہیں ہے کریا کا کام ہے۔

(۳) وید بیاس جی ماچھی یعنے ملاحنی کے گربھ سے پیدا ہوئے تھے شلوک۔

कैवर्ती गर्भसम्भूतो व्यासो नाम महामुनिः॥
क्रियया ब्राह्मणो जातः तस्मात् जाति कारणम्

ارتھ وید بیاس جی کیورتی یعنے جل میں رہنے والی یعنی ملاحنی کے گربھ سے پیدا ہوئے کریا کے وشی بہ وہ برہمن پد کو پونچے اس لئے دہرم میں ذاتی کا کام نہیں ہے۔

چند عالم اصحاب کی رائیں

کسی پنڈت نے یہ بھی کہا ہے۔

शूद्रोऽपि शीलसम्पन्नो गुणवान्ब्राह्मणो भवेत्
ब्राह्मणोऽपि क्रियाहीनः शूद्रादप्यधमो भवेत् ॥

ارتھ۔ جو شودر شیل یعنے سرشیٹ آچار یعنی دیا وان آدک سے سنسکرت ہو۔ اس کو گنوان برہمن مانا ہے۔ یدی برہمن کریا کرکے ہین ہو۔ وہ شودر سے بھی زیادہ ادہرمی ہوتا ہے۔ یعنے اسکو شودر کہنا چاہئے۔

دیکھئے ایک اور پنڈت صاحب کیا فرماتے ہیں

शीलं प्रधानं न कुलं प्रधानं ।
कुलेन किं शीलविवर्जितेन ॥
बहवो नराः नीचकुले प्रसूताः ।
स्वर्गं गताः शीलमुपेत्य धीराः ॥ २ ॥

ارتھ۔ شیل یعنی سرشیٹ اچار ہی پردھان ہیں۔ نہیں ہی کُل کی پردھانتا۔ اچھے کل یعنی برہمن کھتری کل میں پیدا ہونے سے کیا سدھی ہے۔ جو شیل یعنی سرشیٹ اچار کرکے ورجت ہے۔ یعنی رہت ہے۔

بہت سے نیچ کل میں پیدا ہوئے ہوئے سورگ کو گئے ہیں شیل یعنی سرشٹ اچار کو پالن کرکے دہیریوان اتیادی۔

پوہ بدی ۷

ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر نابھہ کی رائے آپ کا اوپکار

پس جب شری مہاستی جی مہاراج نے ان دونوں سوالوں کو از رائے انصاف اس طرح حل کر دیا تو ان پنڈت صاحبان نے جو پرشنوں کو لائے تھے۔ انہوں نے قلمبند کر لیا۔ اور انہوں نے وہ جوابات سری مہاراجہ صاحب بہادر والئے ریاست نابھہ کے روبرو حاضر ہو کر پنڈت جی کو سنا دیئے۔ جب مہاراجہ صاحب بہادر نے ان جوابات کو سنا۔ تو نہائت ہی خوش ہوئے۔ اور پنڈتوں کو خفا ہو کر فرمایا کہ تم کیسے جھوٹے سوال کرتے ہو۔ دیکھو تمہارے ہی گرنتھوں سے تمہارے سوالات جھوٹے ثابت ہو گئے ہیں۔ ہز ہائینس بہادر نے لالہ بخشی رام مالیریا شراوک کو یہ کہلا بھیجا کہ مائی جی شری ستی پاربتی جی مہاراج سے عرض کر دو۔ کہ ایک مکان عالیشان آن کے واسطے ہم دینگے۔ جس میں آپ ٹھہر کر استریوں کو سکشیا دیا کرینگی۔ اس پہ لالہ بخشی رام شراوک نے شری مہاستی پاربتی جی مہاراج کے چرنوں میں حاضر ہو کر عرض کی۔ کہ شری مہاراجہ صاحب والئے ریاست نابھہ آپ کو سرکاری مکان دینے کے لئے فرماتے ہیں۔ اس کا ہم کیا جواب

دیں۔ تب آپ نے فرمایا کہ اے بھائی کیا آپ نہیں جانتے ہیں۔ کہ ہم جین سے سادھوی ایک جگہ ایک مکان میں مقام کر کے نہیں رہتی ہیں۔ ہمارے جین سوتروں کا نیم (اصول) ہی کہ گاؤں بہ گاؤں پدبہی پوربک بچر کر دھرم اوپدیش کرتے رہنا کسی مکان کا موبہہ نہ کرنا یعنے اپنا بنا کر نہ رہنا۔ پس جب لالہ نجشی رام نے ہز ہائینس بہادر کے حضور میں حاضر ہو کر یہ جواب جو شری مہاستی پاربتی جی مہاراج نے دیا تھا سنایا تو وہ بہت ہی خوش ہوئے اور جین سُنیوں کی نرلوبتا پن کی تعریف کرنے لگے۔ پس آپ اپنے اپدیش کی روشنی سے سیہ آستیہ کی پرچشیا کرواتی ہوئیں وہاں سے بہار کر کے مالیر کوٹلہ۔ لودھیانہ۔ جالندھر ہوتی ہوئیں ہوشیارپور پدھاریں اور وہاں کے شراوک اور شراوکہ کی دھرم رچی دیکھ کر سمت ۱۹۳۵ کا چترماسہ وہاں کا ہی منظور کر لیا۔

پوہ بدی ۸

آپ کا چترماسہ سمت ۱۹۳۵ کا ہوشیارپور میں چوتھی بار

شری مہاستی پاربتی جی مہاراج کا چترماسہ سمت ۱۹۳۵ کا ہوشیارپور میں چوتھی بار ہوا۔ وہاں کے شراوک شراوکہ نے دھرم دھیان

کا بیقا شکتی اچھا اوم کیا - اور بعد چترماسہ کے وہاں سے بہار کر دیا
اور شہر بشہر بچرتی ہوئیں ویا دہرم روپ امرت کی پر شا کرتی ہوئیں
امرتسر تشریف لے گئیں - وہاں کے شراوک اور شراوکہ نے آپ کی
تشریف آوری پر بڑی خوشی منائی - اور وہاں آپ کے ویاکھیان
ہر روز ہونے لگے - شراوک اور شراوکہ نے بڑی رونق کی - جب آپ
کے وکھیانوں کی پرسنشا (تعریف) ہر ایشر کے وار و زبان ہوئی
تو علاوہ جینیوں کے سماجی - خالصہ پنتھی - ویشنو متی - ہر قوم و مذہب
کے لوگ آپ کے ویاکھیان سننے کے لئے آنے لگے - اور سب
صاحب خوش ہو ہو کر آپ کی تعریف کرتے تھے - آپنے وہاں جو
کچھ اپدیش فرمایا اس کا مختصر خلاصہ ذیل میں بھی درج کیا جاتا ہے

آپ کا ویاکھیان امرتسر میں

شری مہاستی پاربتی جی مہاراج نے امرت سر میں ایسا اپدیش فرمایا
کہ ۳۰ بول کے تھوک یعنے جین سکھشا پرکرن میں پنڈت جن کہتے
ہیں - کہ منش (انسان) کے لئے آٹھ بولوں (باتوں) کا جیتنا اتی وشکل
(نہایت مشکل) ہے - اول آٹھ کرموں میں سے موہ کرم کا جیتنا دربیہ
ہے -

آٹھ کرم

آپنے فرمایا کہ سنسار میں جیو شبھ اشبھ کاریہ کرنے میں من
بانی کرمنا سے جو کریا کرتے ہیں - وہ کریا جس واسطے کی جاوے